تفسیر القرآن
اللہ عزوجل کا پیارا
کیسے بنیں؟

تفسیر قرآنِ کریم
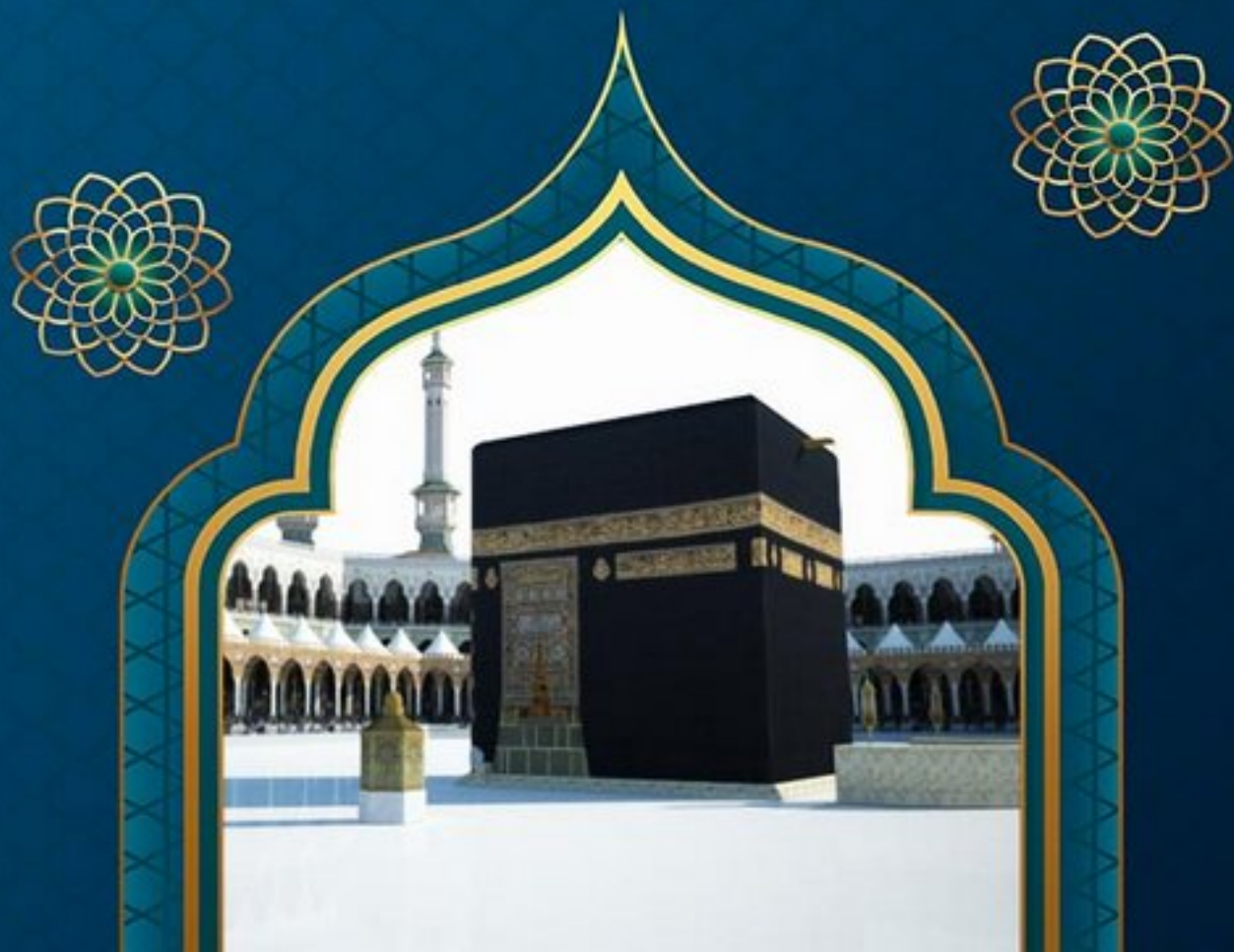
اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا کیسے بنیں؟

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۳۱)﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اے محبوب! تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہوجاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ3، اٰل عمرٰن:31)

تفسیر بعض کفار اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتے تھے، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا کہ آپ ان سے فرمادیں: اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو کیونکہ محبتِ الٰہی کے دعویٰ میں سچائی کی علامت ہی یہی ہے، اس کے بغیر تمہارا دعویٰ قابلِ قبول نہیں، اگر تم میری پیروی کروگے تو تم پر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت یہ ہوگی کہ خود ربّ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں

1 ہر شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع اور پیروی کرے۔ حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے اور عرض کی: ہم یہودیوں کی کچھ باتیں سنتے ہیں جو ہمیں بھلی لگتی ہیں کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اجازت دیتے ہیں کہ کچھ لکھ بھی لیا کریں؟ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کیا تم یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح حیران ہو! میں تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت لایا ہوں اور اگر آج حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔" (شعب الایمان، 1/199، حدیث:176)

2 رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی دو خصوصی عنایتیں ہوں گی، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنالے گا۔ دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔

لہٰذا جو محبوبِ الٰہی بننا اور گناہوں کی مغفرت کروانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے تمام اقوال و افعال میں حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کامل پیروی کرے۔

ترغیب کے لیے یہاں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی اتباعِ رسول کے دو بے مثل واقعات ملاحظہ ہوں:

1 حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بار پانی منگوایا اور وضو کیا، پھر آپ مسکرانے لگے اور ساتھیوں سے فرمایا: ایک بار حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس جگہ کے قریب ہی وضو فرمایا اور فراغت کے بعد مسکرائے تھے (تو میں نے انہی کی ادا کو ادا کیا ہے)۔ (مسند امام احمد، 1/130، حدیث:415)

2 حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک جگہ اپنی اونٹنی کو چکر لگوا رہے تھے۔ لوگوں نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "میں (اس کی حکمت) نہیں جانتا، مگر اس جگہ میں نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا کرتے دیکھا تھا اس لئے میں بھی ایسا کر رہا ہوں۔ (شفا شریف، ص15)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کامل اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔